سوال

(154) شلوار ٹخنوں سے نیچے ہو تو وضو ٹوٹ جاتا ہے اور نماز نہیں ہوتی؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس حدیث کے بارے میں کہ اگر شلوار ٹخنوں سے نیچے ہو تو وضو ٹوٹ جاتا ہے اور نماز نہیں ہوتی؟

بحوالہ:

'عَن أَبِی ہُرَیرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ قَالَ: رَجُلٌ یُّصَلِّی مُسبِلًا إِزَارَہٗ۔ إِذقَالَ لَہٗ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ اِذہَب فَتَوَضَّأ' (أبی داود: ۱۰۰/۱، کتاب الصلوۃ باب الإِسبال)

(نوٹ) اگر امام کی بھی شلوار ٹخنوں سے نیچے ہو تو کیا مقتدیوں کی نماز ہو جائے گی؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

چادر، شلوار اور قمیص وغیرہ کا ٹخنوں سے نیچے لٹکانا بلاشبہ شدید ترین جرائم میں سے ہے۔ تاہم اس سے نماز قطع نہیں ہوتی۔ فقہائے اور محدثین عظام نے کتب حدیث کے تراجم و ابواب میں اس کو نواقضِ وضوسے شمار نہیں کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مرض الموت میں ایک نوجوان کو تہ بند لٹکائے دیکھا تو واپس بلا کر فرمایا: اسے اوپر کر! 'فَإِنَّہٗ اَنقٰی لِثَوبِکَ وَاَتقٰی لِرَبِّکَ۔' صحیح البخاری، کتاب المناقب، بَابُ قِصَّةِ البَیعَةِ، وَالاِتِّفَاقِ... الخ، رقم: ۳۷۰۰ مع فتح الباری '۶۰/۷

''اس میں کپڑے کی خوب طہارت وصفائی ہے اور رب کے ہاں تقویٰ اور پرہیزگاری کا باعث ہے۔''

اسی طرح بعض صحیح روایات میں ہے: 'مَا أَسفَلَ مِنَ الکَعبَینِ فَھُوَفِی النَّارِ۔' صحیح البخاری، بَابُ مَا أَسْفَلَ مِنَ الکَعْبَینِ فَھُوَفِی النَّارِ، رقم: ۵۷۸۷

'کپڑے کا وہ حصہ جو ٹخنوں سے لٹک رہا ہے وہ آگ میں ہے۔''

اس بارے میں جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنی چادر ڈھلکنے کا ذکر کیا تو فرمایا:

'إِنَّکَ لَستَ مِمَّن یَفعَلُہٗ خُیَلَاءَ' (بخاری بحوالہ مشکوۃ۔ کتاب اللباس: ۲/۳۷۶) صحیح البخاری، بَابُ مَن جَرَّإِزَارَہٗ مِن غَیرِ خُیَلَاءَ،، رقم: ۵۷۸۴، سنن النسائی، إِسبَالُ الإِزَارِ، رقم: ۵۳۳۵

یعنی ''توان لوگوں میں سے نہیں جو فعل ہذا کو تکبر سے کرتے ہیں۔''

رسول اکرم ﷺ اس وقت فرما سکتے تھے کہ اے ابو بکر رضی اللہ عنہ جب کپڑا ٹخنے سے نیچے لٹک رہا ہو تو نماز نہیں ہوتی، وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ لہٰذا تیرے لئے بھی کپڑا اُوپر رکھنا ضروری ہے۔ اس کے بجائے فرمایا:

'إِنَّكَ لَسْتَ مِمَّنْ يَفْعَلُهُ خُيَلَاءَ'

اس سے معلوم ہوا کپڑے کا ٹخنے سے نیچے ہونا ناقضِ وضو نہیں۔ اصولِ فقہ کا قاعدہ ہے:

'تَأْخِيرُ الْبَيَانِ عَنْ وَقْتِ الْحَاجَةِ لَا يَجُوزُ'

اور ''طبرانی'' میں روایت ہے رسول ا ﷺ نے ایک شخص کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اس نے کپڑا نیچے لٹکایا ہوا تھا، تو آپ ﷺ نے اس کا کپڑا لپیٹ دیا۔ (المعجم الکبیر للطبرانی، رقم: ۳۵۳، عون المعبود: ۱/۲۴۳) اور سوال میں مذکور حدیث ضعیف ہے۔ اس کی سند میں ایک راوی ابو جعفر ہے۔ اس کے بارے میں حافظ منذری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

'فِي إِسْنَادِهِ أَبُو جَعْفَرٍ، وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ لَا يُعْرَفُ اِسْمُهُ' مختصر سنن أبی داؤد: ۱/۳۲۴

یعنی ''اس حدیث کی سند میں اہلِ مدینہ سے ایک آدمی ابو جعفر ہے اس کا نام غیر معروف ہے۔''

اور علامہ شوکانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

'وَفِي إِسْنَادِهِ أَبُو جَعْفَرٍ، وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ لَا يُعرف اسمه' نیل الأوطار ۳/۱۱۸

اور علّامہ البانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

'وَإِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ فِيهِ أَبُو جَعْفَرٍ، وَعَنْهُ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، وَهُوَ الْأَنْصَارِيُّ، الْمَدَنِيُّ، الْمُؤَذِّنِ، وَهُوَ مَجْهُولٌ، كَمَا قَالَ ابْنُ الْقَطَّانِ: وَفِي 'التَّقْرِيب' إِنَّهُ لَيِّنُ الْحَدِيثِ۔ قُلْتُ: فَمَنْ صَحَّحَ إِسْنَادَ هٰذَا الْحَدِيث فَقَدْ وَهِمَ' مشکوٰۃ، ج: ۱، ص: ۲۳۸

یعنی ''اس حدیث کی سند ضعیف ہے۔ اس میں راوی ابو جعفر ہے۔ اس سے بیان کرنے والا یحییٰ بن أبی کثیر ہے۔ أبو جعفر انصاری، مدنی، مؤذن ہے، اور وہ مجہول ہے، جس طرح کہ ابن القطان نے کہا ہے۔ اور ''تقریب'' میں ہے کہ اس کی حدیث کمزور ہے۔ علامہ موصوف فرماتے ہیں: میں کہتا ہوں پس جس نے حدیث ہذا کی سند کو صحیح قرار دیا ہے اسے وہم ہوا ہے۔''

واضح رہے حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے ابو جعفر کے لیے جو الفاظ استعمال کیے ہیں وہ یوں ہیں:

'أَبُو جَعْفَرٍ، الْمُؤَذِّنُ 'الْأَنْصَارِيُّ، الْمَدَنِيُّ، مَقْبُولٌ، مِنَ الثَّالِثَةِ وَمَنْ زَعَمَ أَنَّهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، فَقَدْ وَهِمَ۔'

معلوم نہیں علامہ موصوف نے ''لین الحدیث'' کی نسبت تقریب کی طرف کیسے کر دی ہے جب کہ اس میں یہ الفاظ نہیں ہیں، بلکہ لفظ مقبول ہے۔ جس سے حافظ صاحب کی مراد یہ ہوتی ہے کہ یہ راوی متابعت کی صورت میں مقبول ہے۔ ملاحظہ ہو! ''مقدمۃ التقریب'' جب کہ محل بحث مقام پر متابعت مفقود ہے۔ لہٰذا ''ابو جعفر'' راوی ضعیف ٹھہرا۔ اس نظریہ کے برخلاف اس حدیث کے بارے میں امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

’رَوَاہُ اَبُودَاوٗدُ بِاِسنَادٍ صَحِیحٍ عَلٰی شَرطِ مُسلِمٍ ‘ ریاض الصالحین، باب صفۃ طول القمیص والکم والأزار

اس حدیث کو ابوداؤد نے بسند صحیح ذکر کیا ہے جو مسلم کی شرط پر ہے۔

لیکن امام نووی رحمہ اللہ کا یہ دعویٰ محلِ نظر اور بلا دلیل ہے، جب کہ ابوجعفر راوی کی حقیقت منکشف ہو چکی، جس پر اس حدیث کا دارومدار ہے۔

جب دلائل سے یہ بات ثابت ہو چکی کہ چادر وغیرہ کا ٹخنوں سے لٹکنا ناقض وضو نہیں ہے اور نماز ہو جاتی ہے تو امام کی چادر وغیرہ ٹخنوں سے نیچے آنے کی بناء پر مقتدیوں کی نماز میں فرق نہیں آئے گا۔ البتہ امام صاحب کو بطریقِ احسن سمجھانا چاہیے تاکہ آئندہ فعلِ شنیع (برے فعل) کے ارتکاب سے باز رہ کر اپنے کو ’اِجعَلُوا اَئِمَّتَکُم خِیَارَکُم ‘ (سنن الدار قطنی، بَابُ تَخفِیفِ القِرَاءَ ۃِ لِحَاجَۃٍ، رقم: ۱۸۸۱) کا صحیح نمونہ ثابت کر سکے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی]

کتاب الطہارۃ: صفحہ: 165

محدث فتویٰ